رجسٹرڈ نمبر اے ۸۳

REGISTERED No A 783



M.B. Khan Artist Daryawan Lucknow

اُردو زبان کی چند علمی ادبی تاریخی کتابیں

مولانا ابوالکلام آزاد
- دعوت عمل
- احرار اسلام
- ترک موالات
- [illegible]

مولانا محمد علی
- تقاریر محمد علی حصہ اول
- جذبات جوہر

مولانا ظفر علیخاں
- جنگل میں منگل
- [illegible]
- اسلام کی برکتیں

مولانا سلیمان ندوی
- سیرۃ عائشہ
- سیرۃ امام مالک
- [illegible]

مہاتما گاندھی
- سوراج
- [illegible]

کشن پرشاد کول
- [illegible]

رتن ناتھ سرشار
- [illegible]

جوالا پرشاد برق
- [illegible]

چکبست لکھنوی
- [illegible]

مرزا غالب مرحوم
- اردوئے معلی
- عود ہندی
- دیوان غالب
- [illegible]

سرسید احمد مرحوم
- [illegible]

مولانا حالی مرحوم
- یادگار غالب
- مسدس حالی
- دیوان حالی
- مجموعہ نظم حالی

مولانا نذیر احمد مرحوم
- [illegible]

مولانا محمد حسین آزاد مرحوم
- دربار اکبری
- [illegible]

مرزا محمد ہادی بی اے
- [illegible]

مولانا شبلی مرحوم
- سیرۃ النبی
- الفاروق
- المامون
- الغزالی
- سیرۃ النعمان
- علم الکلام
- رسائل شبلی
- مقالات شبلی
- مجموعہ کلام شبلی
- مثنوی صبح امید
- موازنہ انیس و دبیر
- شعر العجم
- [illegible]

جلال مرحوم
- [illegible]

خواجہ عشرت لکھنوی
- [illegible]

مسٹر عبدالماجد بی اے
- [illegible]

منشی امیر احمد مینائی مرحوم
- [illegible]

مرزا داغ دہلوی مرحوم
- آفتاب داغ
- مہتاب داغ
- گلزار داغ

شاد لکھنوی مرحوم
- [illegible]

منشی سجاد حسین مرحوم
- [illegible]

مولانا اشہری مرحوم
- [illegible]

کمال لکھنوی
- [illegible]

حکیم محمد علیخاں مرحوم
- [illegible]

مولانا عبدالحلیم شرر
- [illegible]

مولانا عبدالباری آسی
- [illegible]

خواجہ حسن نظامی
- [illegible]

مولانا راشد الخیری
- [illegible]

ڈاکٹر اقبال
- [illegible]

مرزا حبیب علی
- [illegible]

مولوی اشرف علی
- [illegible]

مولوی نجم الغنی رامپوری
- [illegible]

منشی محمد لطیف مرحوم
- [illegible]

کلیات و دواوین
- [illegible]

المشتہر: منیجر شبلی بک ڈپو [illegible] اسٹریٹ لکھنؤ

[illegible] پریس [illegible] اسٹریٹ لکھنؤ باہتمام حکیم ممتاز حسین مالک و ایڈیٹر [illegible] شائع ہوا۔

جلد ۸ نمبر ۲
مضامین غیب
مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۲۳ء

حضرت ظریف لکھنوی کی غزل

خیالی نجد کے میدان کی ویران منزل ہے
کہیں کوسوں نہ مجنوں ہے نہ لیلےٰ ہے نہ محمل ہے
گراں کیونکر نہ گزرے عاشق ناشاد مفلس پر
یہ رخسار جاناں حسن کی دوکان کا بل ہے
خضب تو یہ ہے برسوں خون تھوکا جس کے عاشق نے
مسیحا پوچھتے وہ اُس کو یہ سمجھا ہے سل ہے
عبث اے عاشقو فریاد بے ہنگام کرتے ہو
پولیس پھانسی دلا دیگی اگر معشوق قاتل ہے
حساب دوستاں در دل یہ ہے احباب میں جھگڑا
کوئی کہتا ہے باقی ہے کوئی کہتا ہے فاضل ہے
تمہارے شیخ جان کا دیکھئے کیا حشر ہوتا ہے
نہ یہ جلنے کے لائق ہے نہ یہ مرنے کے قابل ہے
کھنچے جاتے ہیں عاشق شعلۂ رخسار جاناں سے
تمہیں انصاف کہو دیکھو گٹ ہے کہ غضب ہے
گئی ٹھوکر تو سارا عشق لیلےٰ دب گیا آخر
کہ نیچے قیس اوپر اونٹ ہے اور اس پہ محمل ہے
لگانے آئی تو لرزم میں بیٹھا ہے کرسی پر
ظریف اب عہد کا معشوق کتنا فیشن ایبل ہے

رباعیات

حمد

یک بندۂ حضرت چہ شاہ و چہ گدا
خاسفتۂ لب تو شہ ہر دو سرا
زاں تو میروی بہ سو چوں برق
بر خاک و آب و آتش و باد و خلا

از ہر پگاہ حمد تو می شنوم
ہر شام و بگاہ حمد تو می شنوم
ہر ساعت و ہر دقیقہ در گوشش رسد
از بندہ و شاہ حمد تو می شنوم

در حمد تو ہر برگ شجر آمدہ است
پنہانی در صفت بنظر آمدہ است
کشت در شش جہت ہمی می بینم
چوں آہ شبینہ بے اثر آمدہ است

معروض

بشنو بپسر صادق سندم گرداں
خواہم کہ درین میکدہ رندم گرداں
تا در شت وزد ہوائے حمد تو ہر دم
از لطف خود انچناں برندم گرداں

در پر چسم حب الوطنی استادہ
باشم ہر لحظہ و شوم آمادہ
ہر جاں دادن خود از بہر وطن
تا آنکہ شود ز لطف تو آزادہ

خطاب بوطن

اے خاک وطن ذرۂ خاکت ہستم
ہر لحظہ ازیں خیال دل خوش ہستم
میخواہم بہ نیت درین دہر آزاد
جاں بہر تو ہست عہد با خود بستم

جاں ندہ ام از بہر تو ام زندہ بداں
خواہم کہ بقطرہ خوش شوم بہر تو جاں
دل میشوند برائے تو خاک وطن
گویم تنہا سرات بر دوشش گراں

ہندی ندیم

۱۹۲۲ء کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں۔ شائقین جلد طلب فرمائیں۔ قیمت فی جلد مع محصول ڈاک عہ

مینجر

ساقی شراب سال گزشتہ پلا بمجھے

حضرت تاریخ۔ سال نو کا نذرانہ بھیجئے اور بندہ حاضر ہے۔ بندہ کو اتنی فرصت نہیں کہ نذرانہ بھی پیش کر دوں۔ اور یک بلک سے دماغ بھی کھوکھل کر دوں۔ اب حضرت مرنے کی بھی فرصت نہیں ملتی۔ کئی بار حضرت عزرائیل تشریف لائے بندہ نے صاف کہہ دیا کہ مجھے فرصت نہیں ہے پھر آئیے گا۔

ساقی نامہ

سال نو ہے ساقیا اور ہے جوانی کی ترنگ
ساغر یاقوت میں بھر لا شراب سرخ رنگ
ساقیا وہ مے پلا وہ بادۂ سر جوش لا
جسکے نشہ میں بتاؤں کہ کیا مت ہے بپا
[illegible] سے محتسب نے اب نہیں دل کو قرار
چاہتا ہے میکدہ کو الٹ دے تختہ ایکبار
ہیں جو کونسل میں عزیز از جاں برادر اور مرے
نام کے ممبر تو ہیں لیکن وہ فی الواقع ہیں مسٹ
یہ اغنیہ کی مہربانی ہے ہمارے حال پر
علی گاڑی کو جو ہانکتے ہیں روڑے ڈال کر
پوچھئے قرآن سے اُن کے ہاتھ میں کیا آگیا
اپنوں کے دشمن ہوئے غیروں نے کیا پکڑا دیا
عکس پنجاب کے کسانوں پر جو ناگہ ہو گیا
اے نمائندو دا حق نمک [illegible] کیا
ہونے والی ہے جو کچھ وہ تو کبھی ٹلتی نہیں
لاکھ تدبیریں کرو پر ایک بھی چلتی نہیں
سعی ہو کوشش ہو جد و جہد ہو سب کچھ سہی
ہے جو منظور خدا آخر کو ہوتا ہے وہی
ساقیا اک اور ساغر دے شراب ناب کا
پھر سناؤں حال تجھ کو صوبۂ پنجاب کا
ایسی ساعت سے پڑی بنیاد اسکی ساقیا
آج تک ہوتا رہا جنگ و جدل کا سامنا
پانچ دریاؤں سے اسکا نام گو پنجاب تھا
پر جو سچ پوچھو تو یہ اک قلزم خوناب تھا
اس زمانے میں بھی اک مارشل مصیبت آگئی
پینے اک کالی گھٹا زرد و ظلم کی چھا گئی۔

جیل خانے بھر دیئے کالو یوں کی بھیڑ سے | ضبط لیکن قیدیوں کا بڑھ گیا امید سے
جال ہر سو دام کے غیر آئینی بستیں بچھے | وہ سب غیر استعداد جیل پر خود سر رہے
توڑتے ہیں کیا کیا نظام ہیکل کی [illegible] | خیر خواہ کرتا ہے ہر دم ساں یہ
بچ گیا تو ہے ظلم کی کشتی کبھی چلتی نہیں | ناؤ کاغذ کی کوئی جا ہے چلے چلتی نہیں

سعی ہو کوشش ہو جد و جہد ہو سب کچھ سہی
ہے جو منظور خدا آخر کو ہوتا ہے وہی

ساقیا بوتل ہٹا تھا مینا نہ مے پیمانہ ہے | جو ڈالوں کی صدا ہر کو گئی ہیں شل تفنگ
دیکھ سن انھیں سوداگر سیوں کا یہ معرکہ | بوریا بدھنا اٹھا جس نے لالہ [illegible] کا
ساری دنیا پہ مصیبت تھی جنھیں کی ذات سے | جنکے مقدر تھے وہ سب انھیں کی کمائی سے
ایشیا میں کی تھیں جن حضرت نے [illegible] | ہر کس و ناکس کے لب پر تھا الامان
خون لاکھوں کا انہیں حضرت کی گردن پر گیا | ہو اگر بیٹھے تو پھر بیتاب ہو بخش تخت و تاج
تھی انہیں کے دم سے رونق [illegible] | ہفت کشور میں انہیں کے دم سے تھا [illegible]
تھی انہیں حضرت کی حکمت [illegible] | [illegible] ہراول تھا انہیں کے شور و شر
پوچھئے اب ایسے ظالم سے وزارت کیا ہوئی | کیا وہ ساری پالیسی ہو [illegible] گئی

سعی ہو کوشش ہو جد و جہد ہو سب کچھ سہی
ہے جو منظور خدا آخر کو ہوتا ہے وہی

ساقیا کیا ہے سبب ساغر ہے کیا خشک آب | آگیا رندوں پہ کوئی محتسب خانہ خراب
شیشۂ امید میں دیکھی ہے کیا قرقی شراب | دل ہوا ہے کس کے [illegible]
تھا یہ کہ [illegible] رندوں کی اسیری کا خیال | جانتے کیا واسطے کیا کیا بچھائے جال
حسرت و ارمان [illegible] | تو [illegible] تھی پیدا کی اس
[illegible] حضرت [illegible] | جسکے باعث سارے ہندوستان کو ہے [illegible] دل
حکم تھا [illegible] کام | [illegible] ہندوستان تمام
آج اگر یہ حکم ہو جائے [illegible] | پھر تو میدان وفا کا رنگ ہندوستان [illegible]
جانتے ہیں [illegible] | کام [illegible]

سعی ہو کوشش ہو جد و جہد ہو سب کچھ سہی
ہے جو منظور خدا آخر کو ہوتا ہے وہی

راقم — ن - ش [illegible]

مجدد الظرفا کا نیا سال

بعض اشخاص اپنی نیک نیتی اور خیر خواہی کی وجہ سے اودھ پنچ کی ترقی کے وسائل کبھی کبھی کچھ مشورہ دیتے ہیں چنانچہ حضرت سرخوش نے اب کے سال ایک طرفہ مضمون بعنوان ذیل تحریر فرمایا ہے ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اپنے طرز کو واضح کریں لہذا انکے مضمون کا [illegible] جواب ساتھ ہی ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔
اڈیٹر

سرخوش — آپ ابتک مجدد الظرفا ہیں مضامین کی رونق میں کمی نہیں ہوتی بابا آدم کے وقت کی ہے۔ دو مسروں کی طرح سرخیاں خوب چست ہونی چاہئیں مثلاً پیرروں کی دعوت [illegible] باگل یاد دو وزن کی [illegible]

اودھ پنچ — مضمون ہمارا [illegible] ہے مضامین پر [illegible] مضمون کا نام ہے عنوان نہیں ہے مضمون کا عنوان باعتبار موضوع [illegible] رہتا ہے [illegible] یا حضرت ...... کی جناب کر دینے والی خوش نویس خیال ہمارے مطلب سے بالکل متغائر ہیں۔ یہاں مقصود محض خیال نہیں ہے۔ عام بیانات کا بطور محاورہ بااعتبار نقل قول استعمال کرنا ایک وعی اصلاح کے شایان شان نہیں۔ ہم تو اس قسم کی جدتوں کو اکثر اعتراض کی نگاہ سے دیکھتے رہتے ہیں شعر و محاورات فقط بات کے کہنے والے لالہ ان اصطلاحی عصری عنوانات کے مطالب سے بھی واقف نہیں۔ حکایت — ایک صاحب اپنے کسی رفیق کے ہمراہ ایک دوست کے یہاں رسم تعزیت ادا کرنے گئے۔ انکا لڑکا مر گیا تھا کہنے لگے خدا نعم البدل عنایت کرے۔ رفیق صاحب نے ایک نیا فقرہ اپنی معلومات کی یادداشت میں سن کے ٹانک لیا چند روز کے بعد رفیق صاحب کو اپنے ایک دوست کے یہاں برسم تعزیت جانا پڑا انکے باپ مر گئے تھے فرمایا صاحب سلامت فرمایا خدا آپ کو نعم البدل عنایت کرے۔

سرخوش — جو کچھ اودھ پنچ پر چھپتا ہے کسی اور اخبار میں اور اردو میں کسی نام کو نہیں ہوتا۔ کمی ہے تو صرف اتنی کہ سرخیاں موزوں نہیں کیجاتیں۔

اودھ پنچ — یہ جناب کی دلی فراخ دلی ہے۔ ہم تو باوجود تلاش جو کچھ ہو سکتا ہے کرتے ہیں۔ سرخیاں حساب کے علاوہ دو سروں کی دعا کو بھی تاب نہیں۔ سرخیوں کے متعلق قسم قسم کی بے فائدہ بحث کر چکا ہوں۔ یہی خرخشا نقل مضمون سے لگاؤ کو مقبول ہے۔

سرخوش — نئے سال کی خوشی میں اودھ پنچ کو مجدد الظرفا کا خطاب دیا جائے مبارک ہو۔

اودھ پنچ — انجمن کی عنایت سر آنکھوں پر اس کس جگہ کی ترقی میں ترقی ہے۔

سرخوش — سرورق نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب ہونا چاہیے کیونکہ بعض کی نظریں اول دنیا میں دیانت کو کون پوچھتا ہے۔ ..... اودھ پنچ کا سرورق اچھا نہیں ہے لہذا پنچ کا سرورق بھی کچھ زیادہ اچھا نہیں مگر وہ بکثرت کار روائی شائع کرتا ہے جس سے بیجی بوری ہو جاتی ہے۔

اودھ پنچ — صورت کی خوبی کا دعویدار تو نہ کبھی تھا نہ ہے

خدا کا شکر کہ میں خوبصورتا ہوا کہ ...... ورنہ میں بھی تو تھے حسینوں کو

حسینوں کی خوبصورتی دو مردوں کے لیے باعث جان ہوتی ہے۔ ایسے محبوب تو عاشق بارخاطر ہونا چاہیے مگر عشاق روتے ہیں جلتے ہیں مرتے ہیں مگر حسن بیچتی نہیں بھجوڑ دیتے۔ یہ اعتراض صحیح ہے کہ سال گزشتہ کا سرورق اچھا نہیں چھپا تھا۔ انکا مصور مدت ہوئی بہر کیف پنچ کی صورت خراب ہے بقصور اگر یہ [illegible] صاحب کی

تھا، اسی وجہ سے پنچ سے مضمون نگاری کو صنعت سے خالی نہ تھی مگر کیا کیجیے۔ ہر کی تصویر کی نقاشی بھی ہے مصور کے خیالات بھی اچھے ہیں۔ عجز و بے نیازی جانور خانہ بھی ہے۔ دُنیا بازیچۂ اطفال کا نقشہ بھی ہے۔ ظرافت (عقلمندی) کا جو تیا ذہن تیا خود میں ہے وہ سب مبالغہ کے ساتھ موجود ہے، تعجب ہے کہ عشاق حسن پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔

ہیچ عاشق سخن نمی گوید کہ معشوق زشت

رہا کاغذ کا حسن۔ بہت تجربہ کے بعد معلوم ہوا کہ بلا ہی کا غذ تمام رسمی کاغذوں سے زیادہ پائیدار اور عیب پوش ہوتا ہے۔ پرانی اشاعت میں جو کاغذ لگا یا گیا ہے وہ بالکل عاشق کا دل ہو رہا ہے اور بہ زبان حال کہہ رہا ہے۔

نبض نہ دیکھا طبیب ہاتھ لگا اور مرا!
میری تو یہ شکل ہے آہ چھوا اور مرا!

سرخوش:۔ سرخامہ کو دوخوش کن رباعیاں بھی ملنا۔

اودھ پنچ:۔ ۱۹۲۱ء کی دو جلدوں میں ہمارا عہد رکھا گیا تھا کہ پرچہ میں جو عمدہ مضمون ہو اسکا خلاصہ ایک رباعی سے ظاہر ہو جایا کرے۔ مگر تجربہ سے معلوم ہوا کہ اس طرف اکثر لوگوں کا خیال نہ متوجہ ہوا، ہم صفت کی خامیاں بھی سمجھ کے خاموش ہو رہے۔ جو مشکل ہے بہت پاؤں سے بھی لکھانے والوں نے ساو نہ پایا۔

سرخوش:۔ گلابی اردو۔ مولویانہ طرز کلام ہے۔ مثلاً کیا فرماتے ہیں عالمان دین و سادہ بیان شرح متین بیچ اس امر کے ۔۔۔۔ وغیرہ وغیرہ آجکل جیسے گلابی اُردو کا آغاز ہوا ہے۔ نہ معلوم اودھ پنچ اس بیچیدہ رنگ سے کیوں ناآشنا ہے۔ نئے سال میں اسکا ضرور اہتمام ہونا چاہیے ۔۔۔۔۔۔۔

اودھ پنچ:۔ وقف مولویانہ ترجمہ لفظی کا تھا۔ کچھ فضل نہیں ہے۔ تحریر میں معنی کے سفید اس گلابی رنگ میں رنگ سکتا ہے۔ صنائع بدائع لفظی و معنوی باوجود خالی دعا وری عبارت کا سلسلہ قائم کرنے سے کیا فائدہ۔ ہندستانی وقت سے اس کے مراتب تک اودھ پنچ نے بہت اچھے وقت پر اردو زبان کی رہنمائی

کی ہے۔ اگر جو ہر اُس کے قائل اُٹھا کے دیکھیے تو حال کھلے کہ جب کیا تھے اب کیا ہو گئے۔ ہمارے مشاہیر کے جلسے اور نقرے زیب عنوان (سرخی) ہو گئے ہیں۔ اہل فن کی اتنی قدردانی و قدر افزائی ہی بہت ہے۔"

سرخوش:۔ پورپی طرز والا لانگان بہت رائے دلے والہ خود ستہ رہ ہے۔ "یہ مذاق کہنہ اور فرسودہ ہو چکا ہے اسکو بھی تو لیجیے۔"

اودھ پنچ:۔ یہ بالکل صحیح ہے! ہم مانتے ہیں اب بجائے فارسی کے انگریزی الفاظ زیادہ مخلوط کیے جاتے ہیں مگر پرانے مضمون نگاروں کی لذت (جس میں ابھی تک ظرافت باقی ہے) ضائع نہیں کیجا سکتی۔ دوسرے کبھی کبھی یہ بھی سہی کچھ روز اُنہ تو لکھتے نہیں۔

سرخوش:۔ حضرت احمق کی پولیٹکل حماقت (نظم) بھی ہر ہفتہ ہونی چاہیے۔"

اودھ پنچ:۔ شاید آپ کو معلوم نہیں کہ ۱۹۲۱ء میں اکثر نظمیں اودھ پنچ میں شائع ہو چکی ہیں مگر اسوقت تک اُنھوں نے پی۔ ایل۔ ڈی (پولیٹکل ایڈیٹر) کی ڈگری سرکاری یونیورسٹی (جیل خانہ) سے نہیں حاصل کی تھی۔ اب وہ پی ایل ڈی میں خریدوں کی جانب کم متوجہ ہوتے ہیں۔ کچھ یوں بھی سا یاد ہے کہ کسی کے نسبت ہم نے انکو مشورہ دیا تھا یعنے ایسا کلفس نہ رکھیں جو ذہنی رنج کا باعث ہو۔ شاید یہی فرمائش انکو گراں گذری ہو ورنہ اور کوئی قصور ہم سے سرزد نہیں ہوا۔ نظم و نثر (ادبیات) کا دو سرے ہمارا دو مجلات سے نقل کرنا ہمارا دستور نہیں ہے ورنہ ان کے افادات سے اپنی زینت بڑھاتے۔"

سرخوش:۔ اودھ پنچ میں ہفتہ بھر کی ایک سطری خبریں چھاپی جائیں۔"

اودھ پنچ:۔ یہ تجلیس اکثر ہوتی رہتی ہے۔ اور سابق میں بھی ہوا کی۔ اب اہم اور ضروری خبریں نوٹ کی حیثیت سے ہوتی ہیں۔ اگر آپ کا حکم ہے کہ اسے وسعت دی جائے تو کچھ عذر نہیں۔ ایسا ہی ہو گا۔"

سرخوش:۔ ایک کارٹون بیا لگنا نہ ہو۔ وش بارہ

کارٹون تو ہوں۔ جو پرچہ ظریف نہیں ہیں ایک آدھ کارٹون تو وہ بھی نکالتے رہتے ہیں۔ لندن پنچ پولیٹیکل پرائیویٹ بٹس وغیرہ سے اس مراد میں بہت مدد مل سکتی ہے۔"

اودھ پنچ :- آپ نے رسائل کا ذکر کیا ہے وہ انگریزی یعنی انگریزی مذاق اور ہے ہندوستانی مذاق اور محض اودھ پنچ ہی ہو تو بھی ایسا تک تصویریں ہوا کرتا اور بعض معاصرین کی طرح عنوان سے نفس مضمون کے لگاؤ کا لحاظ رکھنا کوئی دلچسپ شیوہ نہیں ہے۔ لامحالہ اُن کو ہندوستانیت کے سانچے میں ڈھالنا پڑے گا اور یہ کوئی آسان کام نہیں ہے اپنے بارے یہ آسان ہے مگر مصور کے لیے نہیں یہاں مصور ہی کمال ہے۔ ایک ہی ہے جسکو بہت دنوں میں پنچ کی مناسبت سے تصویر بنانی سکھائی ہے یا یا جا سکتا ہے [illegible] آدم [illegible] یار دوزانہ [illegible] کی طرافت۔ تصویر بنا سکتے ہیں وہ بالکل مناسبات تصویر سے ناواقف ہیں۔ دوسرے کو شعر کہتے دیکھ کے شاعر بن جانا آسان ہے لیکن شاعری کا نباہ مشکل ہے دعا کیجئے کہ جو حالت اب ہے اُسی میں استقلال پیدا ہو جائے سرزنش :- اودھ پنچ کی تعداد اشاعت گھٹی ہوئی ہے قیمت کم کیجئے معاصرین کی کثرت سے مضمون کے گھٹنے میں جدت سے کام لیں۔ ایک درجن ہوں۔ ظرافت و جدت ترتیب و نقل کیجئے یا نہیں؟

اودھ پنچ :- آپ اودھ پنچ ہو تو آنکھیں جھپکانے میں کیا عذر ہے۔ اشاعت اگرچہ کم ہے تاہم سابق اودھ پنچ کی تعداد سے کم نہیں۔ البتہ مضمون نگار بہت مشکل سے ملتے ہیں۔ کوئی صاحب اگر کسی شخص سے نقصان اٹھاتے یا ناراض ہوتے ہیں تو فوراً قلم اٹھا کے اودھ پنچ کو مشق ناز خامہ فرسائی بنانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں مگر ہم تو ہنسنے والے مضامین اور پھبتیوں کو محفوظ رکھ کے لکھنا چاہتے ہیں۔ یہاں صفائی سے بحث کی جاتی ہے محض ان صفات سے جو کسی نکسی پہلو سے دوسروں کو ضرور پہنچاتے ہوں۔ مثلاً خرابی زبان یا مذاق۔ ایسے مضامین کو ہم بحفاظت تمام رد کر چھوڑتے ہیں چھاپتے نہیں۔ چند احباب ہیں انھیں پر دار و مدار ہے۔ علمی و ادبی خوبی سے جو معقول کی اشاعت سے سجاد حسین مرحوم بھی ہمیشہ گریز کرتے رہے چنانچہ افسانوں کا سلسلہ محض خالی جگہ بھرنے کے لیے شروع کیا گیا تھا۔ یہ جو کی زبان کا معیار گر دینا بھی بھلا نہیں معلوم ہوتا۔ لیکن ... کی زبان کے سمجھنے والے

کم ہوں اودھ کی اشاعت کا ایک یہ بھی سبب ہو کہ قیمت اب کم ہو نکنا ہے کم ہو سکتی ہے مجبوراً گرداں سے بہت زیادہ صرف کرنا پڑتا ہے۔ اشاعت کی توسیع میں جو ہر اٹھانا گیا کہ عامۃ خواتین گرامی وضعی ہیں بھی دل لگی پر محمول سمجھی جاتی ہیں۔ وہ دل لگی سمجھے ہم بھی سبب ہے ظرافت کے متعلق آپ نے شکایت ہے نیز دلدادہ ہیں کہ آپ جتنے تصویر دار ظرافت تنقید کر کے بھیجتے تھے وہ سب جمع ہیں کر دیئے۔ [illegible] سرخ کھینچی آج سالنامہ اتنے کام ہم کرتے ہیں۔ ایک آپ ہی انجام دیجئے گا تو کچھ قاضی تجویز کرینگے۔ نشانی سے جنت پڑے گا۔ سال کا آغاز ہے۔ کچھ سرخیاں دل میں ہیں۔ اگر وقت مساعد ہوا تو آ کی بنیاد ڈالی جائے گی اور اسے کاروان کے تمام ذکر دعمی مباشرت کی کوشش ہوا۔ ستارہ و زرہ سیستہ ترقی ہے ۔ از ہمدرد پنچ بلیغ کو ہمدردی خود قیام

پنچ ال خدا۔ خدا ال پنچ

میعادی بخس

میعاد مدت میونسپل بورڈ لکھنؤ نے ایک اشتہار جو تحمل اشاعت موصول ہوئے دکھنیں سے بنظور و بیشتر آئندہ اشاعت میں درج ہو گا۔ اسکا مضمون صرف مقدم کہ آدمی کا سب سے بڑا دشمن بھی ہے اسکا نام میعادی بخس ہے دم سب کی کمی سے اچھی اہ ہے جوڑیا لکڑی کے سرے کا چوڑے سے کو کلوا باندھ کے جیسی تیر تیار کر و اور بقیہ اتنگا کا گھیاں ڈال کر و۔ سہ نوک سے پیش مل ادرجالی کے جال میں چھنے کے موتی ڈالو۔ روزانہ دو لی اور وہ ڈیشن کا عنوان پرچالی متفاعد ہو و دو سالی کے بیرون مہ ڈالو۔ جب تک پرچالی کی تنگیاں آمادہ کر و جال کے علاوہ کیا اور اس کا علاقہ اور بنانے کی ترکیب بھی بتائی ہے:-

خلفاے۔ اعلیٰ۔ مکان طب نے آخری خلیفہ پر جب ہلاکو حملہ کیا تھا تو خلیفہ نے سامان نذر میں ایک پارسہ کا پیارہ بھی بھیجا تھا ہلاکو نے اسکا مصرف دریافت کیا لوگوں نے بتایا کہ ہمیں تیل ڈال کے سر میں لگائیں تو جوئیں جاتی رہتی ہیں۔ ہلاکو بر سر رحم ہوا یہی کہ میں قوم کو دشمن سمجھ رہا ہوں جو مٹی بھی کی تکلیف گوارا نہیں کر سکی ۔ اپسر سے کہا تاریخی ہماری میونسپلٹی بھی قابل رحم ہے اسکے لیے اور کچھ نہیں

ہو سکتا۔ گورنمنٹ کا کام ہے وہ اس کو لکھنؤ میں سردی بھی شریک کرنا چاہتی ہے۔ پنچ لکھنؤ والوں کو مسہری پر کھیاں ہونے کے دام ادا ہوں گے۔ اس نئے نظام جاہد کی حمایت حفظ صحت کے شعبہ نے دکھائی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سنجیدہ لوگ بہت مفید کام کر سکتے ہیں اور ہم کو بھی ایک پرچہ سمجھنا چاہیے۔

حفظ صحت کے منشا کیا ہے کہ کہیں کوئل کے جیسا کہ بھی ایک کیپر موجود ہے۔ شکایات پیدا ہوتی ہے۔ متفقات مشتاق اور ہیرالی۔ متعلقات ذہن پر نہیں ہوتی جو کہ ہمیں ہی سمجھی جو ذرا ذاتی میں [illegible] ہوتی ہیں۔ کسی شکی ممدد میں آگر تم فرد کے بیچے۔ اشتہار آخر ہی کی مد سے ہی نجات ہے۔ [illegible] کو ہم ممنون بحرت ہے۔

گرم ال اشتہار ہے عنوان ثبت

نقد آل کا دل میں تیز اور [illegible] کی کو بچے مرید جانے بھائے تھا۔ پنچ تمام کو [illegible] میں ہوتا ہے۔ اس کے بھی لکھا تھا لیکن اب تک کوئی محترم نے کہا کہ [illegible] انگریزی زبان کی پالیسی ہونا چاہئے۔ [illegible] بیچوں کو چوٹیں کا [illegible] گرم مد ذکر کا ممنون ہو۔ بنا کا ماننا یا سیاہ لکھو انہیں۔ بوچھ [illegible] یعنی حکمت کی ہو ہیں نکتہ پیش شاعری نے ہیں۔ پورا مشکوری اہل سرچ پیش ہے جو مکانات ہمارے شہر پر ہوئے ہیں۔ ایکر ان کی صنعت کا دو

اکابیوں کی بد بخت کا راز

صرف

ہم تم ... ہو اکوئیت مردی ہے ... ہوں ...
[illegible]



انگلستان :- آپ بھی عجب بے ہنگام ہیں ابھی میں موصل کا تیل عراق کی نکیل لے لینے دو پھر دیدہ خواہد شد "

فرانس :- آپ ہیں کچھ وہ۔ آپسا خود غرض میں نے کسی کو نہیں پایا۔ اب میں عقاب کی دُم میں [illegible] دھاگا باندھے دیتا ہوں "

جھینپو

(سلسلہ نمبر ۵ ۔ ۵ جنوری ۱۹۲۳ء)

یہ ذرا سی ٹیڑھی کھیر ہے کہ آپ اپنی گھوڑا گاڑی عنایت فرمائیں۔ اور اس سے بھی زیادہ عظیم مہم یہ ہے کہ ان سے مانگنے کی جرات نہیں ہوتی۔ اے نپولین اعظم کی روح میری مدد کر یا سند باد جہازی تمہارا ہی آسرا ہے۔ اے کہاں ہے رستم جس نے ہفتخوان فتح کیا تھا۔ واشنگٹن کو کہاں ڈھونڈھوں جس نے امریکہ کو آزاد کرا دیا۔ ہمت والے بھی جرات و جسارت قبروں میں لے گئے اور میرے واسطے اس نامراد شرم کو چھوڑ گئے اس کمبخت کے پنجۂ ستم سے بڑی مشکل سے چھوٹتا ہوں کہ عشق وہ جرات آموز استاد ہے جس نے یورپ اور ایشیا میں اکثر عاموں کو مرد بنا بنا کر ناٹ کا خطاب دلوایا۔ اچھا! میں بھی عاشق ہوں لہٰذا مجھے بھی جری ہو جانا چاہیے "......... ابا ...."

ابا "کیا ہے؟"

میں "......... جی کچھ نہیں ...."

ابا "لاحول ولاقوۃ۔ یہ خواہ مخواہ پکارنے کے کیا معنی ہیں؟"

میں "اوں اوں اوں ... دیکھیے ...."

ابا "اے ناشدنی کچھ کہے گا بھی یا اوں اوں کیے جائیگا"

میں "...... جی ...... جی ...... ایک دن کے لیے گھوڑا گاڑی درکار ہے"

شکر ہے کہ کچھ زیادہ دیر اس درخواست کے پیش کرنے اور پارٹی کی اطلاع دینے میں نہیں لگی صرف ایک ہی گھنٹے میں یہ مہم سر ہو گئی۔ دوستو میرے ذرہ نواز کیوں صاحب۔ اب بھی میرے بانکپن میں کوئی شک ہے؟ واقعی اے حضرت عشق تم روح رواں جرات و جسارت ہو۔ اے میری "بل میری گولڈ" تیری صورت کے نثار اگر تیرا خیال گرم بخش ہمت کو مہلک کے شیرہ بنا تا تو یہ طلسم کسی طرح فتح نہ ہوتا۔ ابا جان شاباش بیٹے شاباش۔ دیکھو تو آج تم نے زندہ جانفروزی کا ثبوت دیا ہے مجھے آج ہی سے تمہاری طبیعت کے اصلاح کی امید ہو گئی۔

مردوں کے یہی اشغال ہیں۔ بیٹا کیا پارٹی نہیں تو رفتہ رفتہ مرد بنو۔ معاشرت سے سب طرح کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ بہتر ہے تم پارٹی میں صد حاضر نہ تھا سے گر بڑے ہوئے حساب کو مرتب کر لوں؟"

اجازت مل گئی۔ ہفتہ کا دن بھی آ گیا۔ والد "آج کی نصیحت یاد آ گئی "مجھے مرد بننا چاہیے" مگر وہ اپنا کہ مریضوں کو میری طبیعت کے بیٹوں خندہ واسے بیجا کا موقع نہ مل جائے۔ خیر آج میں دکھائے دیتا ہوں کہ خدا کی عنایت سے مجھ میں کسی بات کی کمی نہیں ہے ضرور ان سے بازی لیجاؤں گا۔ وائے اللہ شرم کتنا کی ضرور کل شیطان کے ہاتھ میں دیدے) اجی جہاں ڈر ہے وہیں ہلا گھر ہے۔

اماں "لڑکے آج تو کھانا کیوں نہیں کھاتا؟"

میں "اماں! کیا تم نہیں جانتیں کہ آج مجھے ایک پارٹی میں جانا ہے ایسا نہ ہو کہ بھوک مر جائے اور میں دوستوں کے ساتھ کھانا کھانے کا لطف نہ اٹھا سکوں"

دل دھڑکنے لگا۔ ہائے ان شیطانوں کے ساتھ کیونکر کھانا کھاؤں گا؟ اے اللہ کوئی ایسا موقع مل جائے کہ کوتے میں بیٹھ کے کچھ کھاؤں لیکن یک درخت کی آڑ درکار ہے۔ تو نے ہزاروں درخت پیدا کیے ہیں جو بسا فراز ی کرتے ہیں۔ کیا عاجز کی شرم رکھنے والا ایک درخت بھی دنیا میں نہ لے گا۔ بھئی غیروں کے سامنے مجھ سے تو کچھ کھایا نہ جائے گا۔ اگر گلے میں نوالہ پھنس گیا؟ اگر کوئی گرم چائے نے منہ میں چھالے ڈال دیئے؟ تو بڑی مات ہو گی۔ (واہ رے میں ہوا۔ تعالیٰ میری جھنکار) لوگ نے شستی بخود رہے نے لباس پر گل بوٹے بنائے؟ یہ پہلی مرتبہ ہے خدارا اس لاکے جسرت مرداں مدد خدا"

میں نے لباس تبدیل کیا گرگابی کا نیا باریک سفید موزے ڈاٹ علی گڑھ۔ ایسا لباس قصبہ بھر میں کسی کے پاس نہ تھا۔ جمعدار سائیس کو گاڑی تیار کرنے کا حکم دیا اور تاکید کر دی کہ دیکھو خوب صفائی کرنا کہیں داغ دھبا نہ رکھنا۔

اس دوران میں والد ماجد وقت کی پابندی پر لکچر دیتے رہے "دیکھو بیٹا دیر نہ کرو۔ عورتیں ناز ک مزاج اور بناؤ سنگھار کی عادی ہوتی ہیں انھیں انتظار بہت کھلتا ہے۔ دیکھو پانچ منٹ باقی ہیں۔ نارنگیاں سلیقے سے رکھنا بھول نہ جانا۔ خدا کی مار اس بھول پر۔ کرو یا دو ہائی کا نتیجہ ہوا کہ نارنگیاں ساتھ نہ لیجا سکا گھر ہی پر رہ گئیں) یا گھبراہٹ تیرا ہی آسرا ہے۔ بسم اللہ گاڑی آ گئی طبیعت کی پستی ہمت افزا خیالات کے سہارے بلند کی گئی "اسکوائر میری گولڈ" کے محل کی جانب رخ ہے۔ یار دوست راہ میں ملتے ہیں اور مدد ہو جانے کی خبر دیتے ہیں "بل میری گولڈ کا محل" سامنے ہے دل کہتا ہے کہ کود جا یار آ گیا ذرا اکڑ کے بیٹھ۔ مگر شرم چڑیل کا تقاضا ہے کہ دیکھ سنبھل کدھر منہ اٹھاتا ہے۔ دل کی ایسی تیسی۔ خدا شرم کو رکھے۔ خود مجود باگ مڑ گئی۔ دوسرے گھر ابھی تقدیر کہنا چاہیے "آپ کہیں گے کہ یہ بے موقع شرم کیسی؟ اجی وہ دیکھیے شیخ بادلی سفید گون۔ سیاہ آنکھیں۔ بھلا ان کو دیکھ کے شرم کیونکر نہ آتی۔ آ رہی تھی۔ نصف میل تک شرم کا غلبہ رہا۔ پھر دل کی باری آئی۔ گھوڑے کی ایک باگ شرم کے ہاتھ میں تھی۔ دوسری دل کے ہاتھ میں۔ بندہ ایک عضو معطل تھا۔ دل نے دیکھا کہ شرم بازی لیے جاتی ہے لہٰذا اتنا زیادہ زور سے کام لینے لگا گاڑی آندھی کی طرح چلی خدا جانے کیونکر پھاٹک کے اندر گھس گئی اور پھر کس طرح رکی۔

"بل میری گولڈ" پیاری "بل میری گولڈ" پھاٹک پر منتظر تھی خدمتگار ایک ٹوکری لیے مستعد کھڑا تھا میری دیر سے ہو محبتانہ مہر نسق کے ساتھ اٹھنے کہا "مسٹر غلط بہت دیر ہو گئی"

جن لوگوں کو خدا نے شرم دی ہے وہ ہی سمجھ سکتے ہیں کہ مستغرق کو باتوں ہی باتوں میں رکھنا اور اسکو منتظر کھڑا رکھنا کتنے شرم کی بات ہے لہٰذا تقاضائے شرم سے باگ ہاتھ سے چھوڑ دی اور یہ خیال کہ مستعد ہو جلد ممکن ہو بیچاری گاڑی پر

سوار کر دوں دھم سے کہ دا - آہ وہ سی شرم کون اٹھائے
کرے ہاگ کی صورت اختیار کر لی اور ٹمپریچر بہت
بن کے پاؤں میں لپٹ گئی قلابازی کھا گیا۔ کہیں
کہیں بوٹ کہیں، ماتھے پر گرد کا سفید لباس گرد آلود
(چہرہ کا کنارہ) دھوتی کی ٹوٹی ہوئی فصیل۔ پتلون بڑی
مشکل سے نکالا تھا - واسطہ رسوائی۔ جس کے کارن سر
منڈایا وہی کمبخت منڈلی - بلی اپنی شکل میں
دوبال شروع لیا مگر پھر مارے ہنسی کے چھتہ بند
ہو گیا۔ اے اپنے بودے نفس کو کہاں لے جاؤں ہائے
دیکھتا ہوں چٹیل میدان ہے کوئی درخت نہیں کوئی
گوشہ نہیں کہاں منہ چھپاؤں۔ پھر اس پہ قیامت کہ
خرم افندی سوالات شروع کیے۔

ساٹمیں: بڑی خیریت گزری میاں۔ کل پرزے ٹوٹ گئے
دبا لیا آنٹ سے آیا۔

خدمتگار: اتفاق سے ماس پاؤں پر اٹھ گئی۔
پتلون اٹھو ہو گیا۔

بل: امید ہے کہ آپ کے چوٹ نہ آئی ہوگی۔
دکھی کٹھی ... کہیں؟

معشوق کی امید کون توڑے ... تھے بہر حال
کچھ نہیں بفضل خدا بال بال بچ گیا۔ آپ کچھ پروا نہ کیجیے
... بھی بیرا گیا نوکری ساتھ جائے گی؟

بل: جی ہاں نوکری نہ جائے گی نوکر اگر ... کھانا
... کو آئیں گے۔

میں نے ٹوپی کو ... وہ سید ... گھوڑی
گاڑی میں رکھ دی گئی ... بل بھی تو خود بھی سوار
ہو گئی۔ کیوں؟ مجھے خرم نے ... شروع کی
کہ سوار دیتا۔ اب قدرے سکون ہوا ... میں نے کچھ پر
... شروع کی۔ کیسے مسٹر ... گھوڑا ہوتا ہے؟
بہت تیز معلوم ہوتا ہے گرنے اور گرد جھاڑنے پونچھنے میں
کافی وقت صرف ہوا دیر ہو گئی ہے ذری تیز رفتاری کی
ضرورت ہے۔ اور ہاں آپ کے ... چشم بد دور
بے بہا برس ہے ... دیکھیے میرے ... کا کانٹا آپ کے
... دیکھیے جواب کون دے ... گھوڑا تیز ہی ہے
... ہوا اور ... تب بھی ہم ترنگ میں ...
... ہو گیا ...

مجھے پردہ پوشی بتانی نہیں آتی ... اس طرح
... کے امتحان میں صرف تین مرتبہ میں نے بات
کی۔ پہلی دفعہ تو گرد ہے دوسری دفعہ دل
گرم ہے تیسری دفعہ امید ہے کہ آپ بھی
گرمی محسوس کر رہی ہوں گی۔

خیال تو کیجیے میں نے کتنی ہمت سے کام لیا
آٹھ میل کی مسافت میں تین مرتبہ بات کرنے کی
کوشش کی مگر ... جواب کتنا ... وہ
... موسم کی گرمی اور ہوا کی گرمی ... کے
ضرور بڑھ گئی ہے۔ ان صاحب صحیح ہے مجھے
کیوں نہ گرمی لگے۔ آفتاب ... عشق کی
سوزش ... کی ... پھر اس پر موسم کی گرمی
اور ہوا کی حرارت، پیشانی کی عرق ریزی تو تیر
ہمیشہ کی ہے وہ خود تو ... گاڑی کی
آغوش میں بیٹھی ہوئی تھی جیسے ... کی ...
... یہاں یاروں کی جان ... بھی
پر تھی۔ ... جاری تھا۔ دوال پر
... خدا خدا کر کے راہ تمام ہوئی
منزل ... اب کی ... بڑا ... اترتے
وقت ... ہاتھ میں ... تھی اور ... شاید
پھر مجھے ... قلابازی
کھانا پڑے ... دل ہی دل میں ... ڈر رہے تھے۔
دوستوں کا مجمع ہمارے استقبال کو بڑھا۔ مگر
عجب ... استقبال تھا گویا میرا ... جنازہ
... ہوتی ... نے دیا اور ...
... کرتے، ساتھ ... بل بھی ہنسے
مارنے ... لاکھ ... کہ ہر ایک ... مسکرا
... دیکھتا ہوں کہ کوئی سوائے ... ہنسنے
کے جواب نہیں دیتا۔ لاحول ولا قوۃ۔ ...
... بے شرم مجمع ہے کمبخت ہنسے ہی جاتے
ہیں۔ ... بل کو میری بے بسی پر ترس آیا۔
کیا ... کی طرح منہ تکتے ہو ذری آئینہ لے کے
اپنا منہ تو دیکھو ہا ہا ہا۔ معلوم ہوتا ہے ... جیل
سے ... نکلنے کا کام آپ ہی کے سپرد ہے
پھر ... نے منہ ... مٹی کے

... ہوئے ہیں؟

ایک: نہیں مس ... اردو ... کے
ہیں ذرا پہلی کھاتے ہیں۔

دوسرا: گویا ... کے منہ بک ہیں۔

تیسرا: کیا ... پر ... لگا رہے تھے؟

چوتھا: ... ہندوستان میں ... جاتی ہے آپ نے
یہاں ... کی ہے؟

پانچواں: کسی ایشیائی حکیم نے کچھ نرالی حکمت کی ہے؟
... خاکساری کا پھندا
... کپڑے ... کہ منہ دھو ڈالوں۔
مسخروں نے پھبتیاں کہہ کہہ کے دل جلا دیا۔ ...
... کی طرح جاتے ہی ایک گڑھیا کے کنارے
... جھک پڑا۔ گھبراہٹ کا ... ہو کہ ...
... تھی ... کے نیچے دلدل تھی ...
... پانی میں
... کی جگہ ... پانی ...
... نے ... دیا کہ اگر فرشتوں ...
بھی مشغول ... ہوگی۔ خدا کی پناہ تیری
... کی پناہ۔ ایک عجیب تماشا بنا تھا
دوسری مرتبہ نازل ہو گئی ... سے نکلا ہوا
... کیا کروں کدھر جاؤں۔ پارٹی سے کھسکنا بھی
محال ہے ... کمبخت ... کیوں جان چھوڑیں گے
گھر دور ہے۔ کپڑے سکھانے کی تدبیر سوجھی کہ ...
جیسے میدان میں کبڈی کھیلو ... کپڑے
خشک ہو جائیں گے آپ ہی بتائیے اگر ...
آپ پر ایسی آفت نازل ہوتی تو آپ کیا کرتے۔
اب ... اور میدان ہے۔ ادھر بھاگا ادھر
دوڑا۔ دو گھنٹے کا طویل زمانہ اسی دوڑ دھوپ میں
گزرا۔ مسخرے ... دوست آپس میں ... کرتے
رہے ... کمبخت ... دوستوں کو سوائے کھانے
پینے کے اور کچھ یاد نہیں۔ کیسے ... شخص ...
جو ... اٹھا چکا ہو اس سے یہ فرمائش کرنا کہ حضرت
آپ نارنگیاں کہاں بھول آئے ... کیسی ...
اور ... کی بات ہے۔ افسوس ...
چلتے وقت یاد ... تھا کہ ...

اخبار منصور کا دور جدید
سائز میں اضافہ

موجودہ مسائل کا زبردست حامی [illegible] عالم اسلامیہ و دیگر ممالک اور ہندوستان کی تازہ ترین خبروں کا آئینہ ملک کے بہترین و مشہور نامہ نگاروں کی تحریروں کا خزانہ ترکی، مصری، عربی، ایرانی، افغانی صحافت اور یورپ، افریقہ اور جرمنی کے مشہور قوم پرست اخبارات کے اقتباسات کا مجموعہ [illegible] ہفتہ میں دو بار ۲۴×۲۰ سائز پر شائع ہوتا تھا لیکن یکم جنوری سے ۲۶×۲۰ ڈبل سائز پر ہفتہ میں دو بار شائع ہوا کرے گا۔

مشتہرین [illegible] نمونہ مفت طلب فرمائیں

ہر شہر اور ہر قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

چندہ سالانہ [illegible] ششماہی [illegible] اور سہ ماہی [illegible] مقرر ہے۔

المشتہر: محمود خاں [illegible] منیجر اخبار منصور بجنور [illegible]

غریبوں کا آسرا

[illegible] ہندوستان کے [illegible]

ملنے کا پتہ:۔ دی سرکل [illegible] کمپنی نمبر ۲۶ [illegible]

معجون مقوی ممسک

جو کہ دواخانہ ہذا میں قریب تیس سال سے تیار ہوتی اور فروخت ہوتی چلی آئی ہے جس سے ہزارہا بندگان خدا فائدہ حاصل کر چکے ہیں علاوہ ممسک و مقوی اعضاء رئیسہ ہونے کے جن بھائیوں نے اپنی غلطی سے [illegible] کی اصلاح کرکے قابل اولاد بنا دینا اس کی خاصیت ہے ضرور فائدہ اٹھائیں [illegible] ترکیب استعمال ہمراہ دوا روانہ ہوگی نہایت قیمتی اجزاء سے تیار ہوتی ہے [illegible] قیمت فی تولہ [illegible] علاوہ محصولڈاک

منیجر امرت یونانی دواخانہ فیروزپور شہر (پنجاب)

یہ موقع ہاتھ سے نہ دیجیے

اگر آپ حسن فصاحت اور لطف تغزل کے قدردان ہیں اگر آپ کو بندش کی چستی اور زبان کی صفائی پسند ہے اگر آپ جذبات نگاری اور معاملہ بندی کے شائق ہیں تو ان تمام خوبیوں کو ایک جگہ دیکھنے کے لیے دیوان قمر موسوم بہ مصور جذبات خریدیے

پاکٹ سائز خوشنما جلد عمدہ لکھائی چھپائی کے باوجود قیمت فی نسخہ مجلد [illegible] علاوہ محصولڈاک

منیجر بزم سخن بدایوں محلہ سید باڑہ سے ملسکتا ہے

پیٹ اور معدے کی شکایتوں سے مایوس نہ ہونا چاہیے!

[illegible] نمک سلیمانی [illegible] ہندوستان [illegible]

[illegible] بد ہضمی، ریاح کا وجود، تبخیر [illegible] ضعف معدہ، بادگولہ، بواسیر، قبض [illegible] داست اور مسوڑھوں کا درد [illegible] فائدہ ہوتا ہے۔

[illegible]

سفوف شباب مرکب [illegible]

روغن [illegible] [illegible]

ملنے کا پتہ: [illegible] نونہال سنگھ [illegible] کارخانہ نمک سلیمانی محلہ [illegible] گھاٹ شہر بنارس

نمک سلیمانی کی نسبت چند رایوں کا خلاصہ

جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب مقام ریاست [illegible] تحریر فرماتے ہیں [illegible] نمک سلیمانی [illegible]

[illegible]

جناب پنڈت [illegible] صاحب ایم اے وکیل ایڈووکیٹ [illegible] تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے نمک سلیمانی سے [illegible]

جناب [illegible] تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کا نمک سلیمانی معدہ کی بیماریوں [illegible] اکسیر ہے [illegible]

جناب بابو [illegible] سنگھ صاحب [illegible] تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کا نمک سلیمانی [illegible] شکایت تھی [illegible] نمک سلیمانی سے اچھی ہو گئی۔

[illegible] دواخانہ سعدن الادویہ کی تیار کردہ چند تیر بہدف ادویہ

حلوا [illegible] ۔۔۔ سنک

انجہائی [illegible] ۔۔۔ مت ۔ اعضا [illegible] ۔۔۔ میں بنظیر دعویٰ مثانہ معدہ وغیرہ کو طاقت عظیم پیدا کرتا ہے ۔ قوت مردمی کی نایاب دوا ہے جسکی تعریف حد تعریف سے باہر ہے ایک جلیل القدر طبیب کے قول اور پرکھ سے [illegible] کیا گیا ہے اگر ابھی [illegible] کے بعد [illegible] دوا ہے تو یہی [illegible] ہے [illegible] ذہنیت کے مرض کو دور کرتی ہے ۔

قیمت فی بکس ۲۰ خوراک [illegible]

مازم عنبری روغن آتشہ خاص الخاص

[illegible] نہایت [illegible] تیار کیا گیا ہے [illegible] سارے ہندوستان میں شہرت ہے [illegible] کے لیے تیار ہوتا تھا ۔ [illegible] خاص طور پر تیار کیا ہے تاکہ عوام الناس کو بھی نفع ہو [illegible] نہایت قیمتی [illegible] مشک و عنبر [illegible] سے تیار کیا گیا ہے [illegible] قوت مردمی کو بڑھانے والا اور [illegible] رقت [illegible] کو دور کرتا ہے فی بوتل [illegible] تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس چاندی مفت

طلائے سیمی

اعصاب کی تقویت میں بے نظیر ہے [illegible] کی ہوئی طاقت کو واپس لاتا ہے جن لوگوں نے اپنے ہاتھ سے اپنی قوت زائل کی ہو یا کسی دوسرے خلاف فطرت افعال کی وجہ سے [illegible] خراب ہوگئی ہوں انکے واسطے [illegible] ہو سکتا ہے تھوڑے عرصہ میں اپنا فائدہ دکھاتا ہے ۔ مایوسوں کی امید کو بر لاتا ہے اور [illegible] ہیں تو وہ [illegible] اور ایسی طاقت بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے ۔

فی شیشی [illegible]

حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت روحانی پیدا کرنے کی نایاب دوا ہے [illegible] بے نظیر ہے [illegible] پیدا کرتی ہے [illegible] ہزاروں نامراد [illegible] اس سے [illegible] باقاعدہ [illegible]

قیمت فی بکس ۴۰ خوراک [illegible]

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ سعدن الادویہ کی مجلس اطبا سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے	منیجر دواخانہ سعدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ	فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

ہر بیماری کا علاج خود کر لو

[illegible]

المشتہر منیجر دفتر [illegible] حکمت [illegible]

شرائط ایجنسی

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible] ایجنسی قبول نہیں کی جائے گی ۔

(۴) [illegible]

[illegible] منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سرکار سے رجسٹری کیا ہوا

سدھا سندھو

بال توڑ پان کی دوا

[illegible]

بال [illegible]

[illegible]

ملنے کا پتہ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

نرخنامہ اشتہارات اخبار اودھ پنچ لکھنؤ (پیشگی)

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible] سرکاری اشتہار [illegible] فی اشاعت ۔

منیجر

ممتاز المطابع پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ میں باہتمام حکیم ممتاز حسین مالک و ایڈیٹر طبع ہو کر شائع ہوا۔